UNIVERSAL LIBRARY
OU_232747
UNIVERSAL LIBRARY

رسالہ مکمل ابطال حرکت الارض

مصنفہ

جناب مولانا محمد رکن الدین صاحب مکمل نورمحلی دامت

جناب میرزا محمد سلمہ اللہ الصمد متوطن جالندھر

مقام دہلی

محمد میر حسن رضوی کے مطبع میں چھپا

قیمت

۱ر

۱۹۳۲۶۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد قادر مطلق کے جسنے زمین کو مرکز عالم کا اور ساکن کیا اور آسمانون کو گرداگرد اوسکے محیط فرما کے
اونکو نفس ناطقہ مرید اور محرک دیا اور نعت رسول برحق کی جسنے جام آگاہی کل شب معراج مین پیا
اور خلعت اطلاع تن امت پر سیا محمد رکن الدین مکمل خدمت خادمان طلبہ وفضلا میں عرض
کرتا ہے کہ عالمان علم ہیئت کی راے نسبت گردش زمین اور آسمان کے آپسمین متخالف ہے
اور ہر کوئی بزعم خیالات اپنے کے اسرار انکے کا کاشف آپ بنا اس اختلاف کی اگرچہ اول سے
چلی آتی ہے اور ہر کسیکو اپنی ہی بات بہاتی ہے اور اقوال حکماے سلف کی بہی اسبات مین بشیار
ہین اور رد وقدح کی بہی انبار کے انبار لیکن منجملہ اقاویل مختلف فیہ کے قول بطلیموس اور فیثاغورس
مین صرف اسقدر فرق ہے کہ بطلیموس زمین کو مرکز عالم کا اور قایم قرار دیکر گرد اوسکے کرۂ آب اور
گرد اوسکے کرۂ ہوا پہر گرد اوسکے کرۂ آتش پہر فلک قمر بعد ش فلک عطارد پہر فلک زہرہ اور شمس
اور مریخ اور مشتری اور زحل اور فلک ثوابت اور فلک اطلس اور فلک الافلاک علی الترتیب
لکہتا ہے اور کہتا ہے کہ آسمانون کو گردش ہے بعض کو مشرق سے بجانب مغرب اور بعض کو مغرب سے
بجانب مشرق اور ہیأت افلاک حسب راے اوسکے کئی طرح پر ہین چنانچہ مفصل ذکر اون کا مع

مع احوال گردشین اونکے اور دوائر اور افواس اور مناطق اور بروج کے کتب اصلی یونانی اور
عربی اور فارسی مین جو درمیان علماے اسلام کے رائج مین درج ہے یہان گنجایش تحریر اوسکی نہین ہے
اور فیثاغورس آفتاب کو مرکز اور قائم قرار دیکر گردش زمین و قمر و دیگر سیارون کا گرد اوسکے قائل ہے
اور اجرام سماوات یعنی وجود آسمانون کا منکر ہے - اگرچہ جو مسائل ان دونو حکیم عالی ذہن کے اقوال
پر متفرع ہوتے ہین انجام اونکا ایک ہے یعنی تغیر فصول و تبدل موسم و ظہور روز و شب و وقوع کسوف
و خسوف و بروز صور ہلالی و بدری قمر و عوارض سکان خط استوا و طول و عرض وغیرہ حالات دونو سے
ایک ہی طرح نکلتی ہین کسی کسی امر خفیف مین کچھ اختلاف ہے لیکن چونکہ ہیئت فیثاغورسی مین وجود
آسمانون کا معدوم ہوجاتا ہے اور کتب مذہبیہ اہل اسلام و یہود و نصاریٰ سے وجود آسمانون کی گواہی
دیتے ہین اسواسطے علماے اسلام نے جو نہایت دانا اور دوراندیش تھے بسبب خلاف مذہب ہونے
کے اوس ہیئت کو نامنظور فرما کے تردید اوسکی کی اور قول بطلیموس کو جو مطابق شرایع انبیا اور
رسولون کے تھا مقبول ٹہیرا کے اوسکو شایع کیا - دانایان فرنگ نے باوصف کہ اہل فرنگ مین
کتب مذہبی اپنی سے اغماض کر کے قول فیثاغورس کو جو خلاف اقوال انبیا کے تھا پکڑا اور چونکہ وہ ہیئت
بہ نسبت ہیئت بطلیموسی کے آسان اور عام فہم تھی اوسیکو مروج کیا اور قائل گردش زمین اور
عدم افلاک کے ہوئے حالانکہ کتاب اول میں جسکو توریت اور کتاب پیدایش کہتے ہین اول وقت
مین حال پیدا ہونے آسمان اور زمین کا درج ہے اگر آسمان صرف جوف کا نام ہے تو وہ تو پہلے
تھا پھر پیدا کرنا کسکا اوس عبارت سے مراد ہے - اگرچہ علماے نامدار اسلام نے بسبب خلاف شرع
ہونے اس ہیئت کے بہت دلائل تردید اوسکے کے تحریر فرمائے ہین اور رسالے اور کتابین تصنیف
ہو چکی ہین اور اب تک انگریزون کی طرف سے کسی دلیل کا جواب نہین بن آیا چنانچہ علاوہ از دلائل
مندرجہ کتب عربی اور فارسی مصنفہ زمان السابق کے رسالہ مولوی رفیع الدین صاحب
دہلوی و رسالہ قول متین وغیرہ تصانیف جدید بھی بہت ہین لیکن مین صرف ایک دلیل جدید
بفحواے کل جدید لذیذ اس رسالہ مین درج کر کے نام اسکا ابطال حرکۃ الارض رکھتا ہون

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم **مقدمہ** واضح ہو کہ حکمائے فرنگ ہیئت بطلیموس کو اپنے
زعم سے محدود اور ہیئت فیثاغورس کو غیر محدود سمجھتے ہین اور وجہ اوسکی یہہ لکھتے ہین کہ عالم بحسب
قرار داد مرکز زمین کے فلک الافلاک تک محصور ہو گیا اور باہر اوسکے پھر کچھ آبادی اور مخلوقات
نہوگی - اور حسب ہیئت فیثاغورس مقبولہ اپنے کے اس آفتاب مشہور کو مرکز قرار دیکر گرد اوسکے
پھرنا زمین اور چاند اور سیارون مشہورہ کا مع چار سیارہ جدید کے جو وہ کہتے ہین کہ اب
مرصود ہوئے ہین بتلاتے ہین اور یہہ گمان کرتے ہین کہ جسطرح اس آفتاب کے گرد چند سیارے
پھرتے ہین ایسے ہی اور آفتابون کے گرد پھرتے ہونگے اور وہ سب آفتاب ایک بڑے آفتاب
کے گرد جسکو شمس الشموس کہا جاوے پھرتے ہونگے - لیکن اسکا ثبوت کچھ نہین صرف خیالی بات ہے
یہہ نہین سمجھتے کہ اسطرح خیالی امور سے تو ہیئت بطلیموسی بھی محدود نہین کہی جا سکتی کیونکہ ہم
بھی کہہ سکتے ہین کہ جسطرح کرۂ فلک اطلس مع افلاک وعناصر ما فیہا ایک عالم جوف قدرت مین
موجود ہے اسی طرح اور کئی فلک الافلاک مع ما فیہا اسی جوف مین ہووین گے جسطرح ایک
بڑے وسیع میدان مین ہزارون بلکہ لاکھون گول برج آتشبازی کے معلق ہون اور اون سبکو
اپنی اپنی طرح کی گردش اور طاقت ہو اور بیچ مین کوئی کرہ ایسا ہو کہ جسکے قوۃ جاذبہ کے
سبب سب اپنے اپنے مکانون اور حیزون سے تجاوز نکر سکین یا کسی اور حکمت عجیب سے حکیم
مطلق نے ٹھیرا رکھے ہون اور سب مین آبادی اقسام مختلف کی ہووے - بلکہ اس امر کی
گواہی اقوال انبیا سے بھی پائی جاتی ہے کیونکہ بعض انبیاء سے منقول ہے کہ یہہ جہان
جسمین ہم آباد ہین ایک دانہ خشخاش کا منجملہ اون دانون کے ہے جو ایک بیضۂ مرغ مین تصور
کئے جاوین اور وہ بیضہ مع بیضہ ہاے دیگر کسی صندوق مین اور وہ صندوق مع صنادیق دیگر
کسی گھر مین اور وہ گھر مع دوسرے گھرون کے کسی شہر مین اور وہ شہر مع دیگر شہرون کے
کسی ملک مین اور وہ ملک مع دیگر ممالک کسی جہان مین - اور ظاہر ہے کہ حسب ہیئت
فیثاغورس کے زمین کو تین گردشین ثابت ہوتی ہین ایک گرد محور اپنے کے حرکت وضعی

وضعی دوسرے گرد آفتاب کے حرکت قسری تیسرے گرد شمس الشموس کے وہ بہی قسری ہے لیکن دو حرکت اولیہ کا بیان مفصل کتب اہل انگلستان مین پایا جاتا ہے تیسری کو صرف زعم اور خیال پر چھوڑتے ہین اوسکا کچہ حال نہین لکھتے اسواسطے تیسری حرکت کا کچہ ذکر یا تردید ہم بہی نہین لکھتے باقی رہین دو اون مین سے جو حرکت وضعی گرد محور کے قرار دیتے ہین اوسکی رد بہت شرح اور بسط سے کتب اسلامیہ مین موجود ہے علاوہ بران اگر اوسکو فرض بہی کیا جاوے تو ہمارے اقوال مذہبی سے کسی مین کچہ خلل نہین آتا اور نیز تردید حرکت وضعی کی اثناے تردید حرکت قسریہ مین بہی آجاوے گی جہان لکہا گیا ہے کہ جس شے مین میل حرکت مستقیم کی ہوتی ہے اوس مین میل حرکت مستدیر کے نہین ہوتی و نیز اخیر اس رسالہ مین ایک اور دلیل بہی درج ہے یہی دو دلیل ضمنی کافی ہین ؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ٭ باقی رہی حرکت قسری جو گرد آفتاب کے بیان کرتے ہین اوسکی تردید مین صرف ایک دلیل عام فہم لکہی جاتی ہے واللہ الموفق والمعین مقصد مبرہن ہو کہ حرکت خواہ کمی ہو یا آینی یا وضعی یا منجملہ دیگر اعراض تسعہ مشہورہ کے صرف دو قسم ہوتی ہے ایک ذاتی دوسری عرضی حرکت ذاتی اوسکو کہتے ہین جس سے جسم کسی شے کا خود متحرک ہووے چنانچہ مثالہاے آئندہ سے معلوم ہوگا حرکت عرضی وہ ہے کہ کسی شے کو حاصل ہو اور بسبب تبعیت اوسکے ایک دوسری شے کو بہی حرکت آجاوے جیسے کہ آدمی یا دیگر اشیا کو جو کشتی یا گاڑی مین بیٹہے ہون بسبب حرکت کشتی یا گاڑی کے حرکت آجاتی ہے پس وہ آدمی یا شے خود متحرک نہین ہوتے بلکہ بجاے خود رہتے ہین کشتی یا گاڑی کی حرکت اون کو حرکت دیتی جاتی ہے یا جیسے کہ حسب قول حکماے فرنگ بسبب گردش زمین کے آدمیون اور دیگر حیوانات اور نباتات اور جمادات و عمارات کو حرکت ہے یہ عرضی ہے پس ظاہر ہے کہ زمین کو حرکت عرضی نہین ہے کیونکہ زمین کسی اور شے کے بیچ یا اوپر رکہی ہوئی نہین جسکے باعث سے اسکو حرکت عرضی ہووے بلکہ سب زمین کو معلق بتاتے

ہین باقی رہی حرکت ذاتی وہ صرف تین قسم ہوتی ہین قسری یا ارادی یا طبعی کیون کہ شے
متحرک کو یا تو کوئی دوسری شے یا قوت خارج سے حرکت دیتی ہوگی جیسے تیر کو کمان اوپر
کی طرف حرکت دیدیتی ہے یا خراس کو بیل یا پن چکی کو پانی یا گاڑی کو گھوڑا اور بیل
کہ ان سب کے بیچ کوئی قوۃ یا شے حرکت دینے والی نہین بلکہ باہر سے دوسری چیز
حرکت دیتی ہے ایسی حرکت کو ذاتی قسری کہتے ہین ذاتی اسواسطے کہ اوس شے کا جسم
اور ذات حرکت قبول کرلیتی ہے اور قسری اسواسطے کہ بسبب قوۃ قاسرہ کے حاصل ہوتی
ہے یا کوئی قوۃ حرکت دینے والی خود اوسی شے کے بیچ ہوتی ہے یہہ دو قسم ہے کیون کہ
اگر وہ شے بسبب موجود ہونے قوۃ محرکہ کے بذات خود اپنے شعور اور ادراک سے حرکت
کرے تو اوسکو قوت ذاتی ارادی کہا جاتا ہے جیسے انسان و دیگر حیوانات چلنے
اور پھرنے اور اوٹھنے اور بیٹھنے مین حرکت کرتے ہین ذاتی اسواسطے کہ ذات اور جسم
اون کا حرکت کرجاتا ہے اور ارادی اسواسطے کہ اپنے ارادہ اور شعور سے یہہ حرکت
کرتے ہین — اور واضح ہو کہ یہہ حرکت ارادی بجز حیوانات ذی ارادہ اور شعور کے
اور اشیاے غیر ارادہ اور بے شعور مین ہرگز نہوگے اور اگر وہ شی بسبب موجود ہونے
قوہ محرکہ کے بذات خود بلا شعور و ارادہ بے اختیار خود بخود حرکت کرے تو اوسکو حرکت ذاتی طبعی
کہتے ہین جیسے حرکت نمو انسان و دیگر حیوانات و نباتات مین ہے یا وہ حرکت جس سے مٹی
کی ڈلی یا تیر یا پتھر جو اوپر کو پھینکا گیا ہو خود بخود پھر نیچے کو چلا آتا ہے یہہ قوت ذاتی
اسواسطے ہے کہ ذات اشیا اور اجسام اون کے خود حرکت مین آتے ہین اور طبعی
اسواسطے ہے کہ خود اصل طبع اونکی بلا کسی سبب دوسری کے یہہ حرکت دیتی ہے —
اب جاننا چاہیے کہ قوت ذاتی طبعی کی یہہ تاثیر ہوتی ہے کہ جس شے کے کل مین وہ پائی جاوے
تو اوسکے اجزا مین بھی بدستور ہوتی ہے بشرطیکہ اون اجزا کو کچھ نقصان قواے
طبعی کا نہ پہنچا ہو مثلا مٹی جو اپنے مرکز کی طرف حرکت قوت طبعی سے آتی ہے اوسکے جو

جو جز و اوپر کو پھینکی جاوے سب مرکز کی طرف آوے گی یا پتھر اور تیر کے خواہ کیسے
ٹکڑے کر کے جب اوپر کو پھینکے جاوینگے سب نیچے آوینگے درخت کی شاخین اور
آدمی و دیگر حیوانات کے اعضا اگر کاٹے نجاوین تو سب اپنے کل کی طرح حرکت
نمو کرتے رہینگے اور کاٹنے سے قوت طبعی مین نقصان آجاتا ہے ـــ اور دانایان فرنگ
پتھر وغیرہ کا اوپر سے زمین کی طرف آنا بسبب قوت جاذبہ زمین کے کہتے ہین اوس
مین گفتگو کرنے کا یہہ مقام نہین کیونکہ اختصار مطلوب ہے خیر صرف مٹی و دیگر
اشیا کی مثال واسطے حرکت طبعی کے کافی ہے کیونکہ حرکت طبعی کو وہ بھی مانتے ہین
صرف واسطے سمجھانے عوام کے اسقدر طوالت ہوئی ہے ـــ دوسرا واضح ہو کہ جس
شے کی طبع مین میل حرکت مستقیم کی ہوتی ہے وہ حرکت مستدیر نہین کرتے اور جس
چیز مین میل حرکت مستدیر کی ہو وہ حرکت مستقیم نہین کرسکتی اور ظاہر ہے کہ زمین مین
میل حرکت مستقیم کے ہے کیونکہ یہہ جدہر پھینکے جاوے اپنے مرکز کی طرف آتی ہے
اور جو شے محیط سے جانب مرکز آوے وہ بہرحال ایک خط مستقیم پر جسکو وتر کہتے ہین
آویگی کیونکہ اقصر خطوط واصلہ ہین نقطہ محیط اور مرکز صرف خط وتر ہوتا ہے سو وہ
مستقیم ہوتا ہے ـ پس چونکہ ثابت ہوگیا کہ زمین مین میل حرکت مستقیم کے ہے
تو پھر کسی طرح حرکت مستدیر اوسکی طبع مین نہین ہوسکتی کیونکہ ایک طبع مین دو ام
متخالف ایک جنس کی پائی جانے ممکن نہین ہین پس حرکت زمین کی گرد آفتاب کے
طبعی بھی نہین اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ زمین کو شعور اور ارادہ بھی نہین ہے اسواسطے
اس مین حرکت ارادی بھی نہین باقی رہی صرف حرکت قسری سو اہل فرنگ بھی
اسی حرکت قسری کے قائل ہین کیونکہ وہ کہتے ہین کہ جرم آفتاب مین ایک قوت
جاذبہ ہے کہ وہ سب سیارون اور زمین کو چار طرف سے اپنی طرف کشش کرتے
ہے اور ہر ایک ستارہ اور زمین مین قوت متنفرہ ہے کہ وہ بسبب اوس قوت

کی خلاف جانب آفتاب کو جانا چاہتے ہین اور چون کہ دونو قوتون کا آپس مین تقابل
واقع ہوتا ہے تو زمین اور سیارے ایک ایک خط محیط پر گرداگرد آفتاب کے گہومتی رہتے
ہین — لیکن واضح ہو کہ حرکت قسری جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے اس تعبیر سے ونیز دلائل
دیگر سے دو قسم معلوم ہوتی ہے ایک وہ کہ شئے قاسر شئے مقسور کو دہکا دیکر اپنی طرف
سے ہٹا دیوے جیسے کہا جاوے کہ ایک گولہ کسی شئے کا زمین پر رہکے اور کوئی آدمی اوسکو
اپنی طرف سے دہکا دیکر خلاف جانب اپنے کو سرکا دیوے — دوسری قسم وہ کہ شئے قاسر
شئے مقسور کو خلاف جانب سے اپنی طرف کہینچ لیوے جیسا کہ گاڑی کو بیل یا بگہی کو گہوڑا
پس قوت جاذبہ آفتاب از قسم حرکت قسری قسم ثانی کی ہے کہ زمین کو اپنی طرف کہینچتا ہے
چون کہ وہ بسبب قوہ منصرفہ کے دوسری طرف جانا چاہتی ہے لاجرم اوسکو گردش مستدیر
حاصل ہوتی ہے اب ہم اس گردش کو رد کرتے ہین — ظاہر ہے کہ جب زمین اور آسمان
مین قوہ منفرہ اور قوہ جاذبہ حسب قول اہل فرنگ فرض کیجاوے تو حال ان دونو کرہ کا نسبت
ایک دوسرے کے دو حال سے خالی نہوگا یا مقابل اور رابز دید ایک دوسرے کے ہووین گے
یا غیر مقابل اور مختفی یکدگر سے سو دونو صورتون مین انجذاب قوت جاذبہ آفتاب زمین کو حرکت
مستدیر نہین دے سکتا بلکہ لازم آتا ہے کہ زمین ایک نقطہ پر قایم رہے کسی طرف کو گردش
نکرے اول ہم حال صورت اولی یعنے مقابلہ اور رابز دید کا نقشہ مین سمجہاتے ہین اور نقشہ یہ ہے

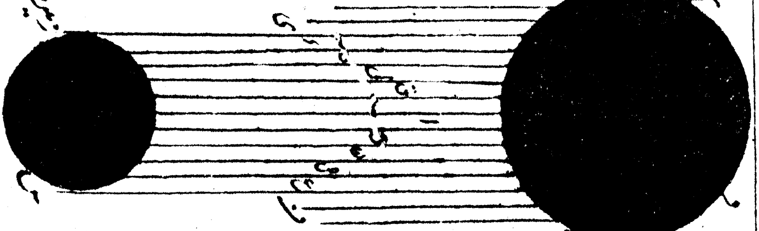

فرض کرو کہ ق کرہ آفتاب ہے اور س کرہ زمین اور مقابل ایک دوسرے کے واقع
مین پس اگر آفتاب مین قوت جاذبہ فرض کیجاوے تو یا کہا جاوے گا کہ قوت جاذبہ صرف
ایک خط الف پر ہے باقی دونو طرف خطوط ج ن ص ع ف اور ق ا ہ د ی پر نہین پس
اول تو یہہ امر فی نفسہ باطل ہوگا کیونکہ ممکن نہین کہ صرف ایک جگہہ ایک شئے کی قوت ہو
اور باقی جسم اوس قوت سے خالی رہے فرضاً اگر کہا جاوے کہ صرف مرکز آفتاب مین یہ
قوت ہے باقی کرہ گرداگرد خالی ہے تو لازم آوے گا کہ انبساط اوس قوت کا ہر چہار سمت
کرہ مذکور کے مساوی ہو پس گویا وہ قوت سارے کرہ مین محسوب ہوگی اور اگر فرض کیا
جاوے کہ صرف ایک سمت ایک خط پر خروج کرتی ہے تو لازم آوے گا کہ زمین کسی طرف کو
گردش نکرے کیونکہ صرف ایک خط قوت جاذبہ کا جس طرف سے کہینچتا ہے اوس طرف
کو اوسی خطوط پر رجوع کرنا اوس کا واجب ہے اور بسبب قوت متنفرہ کے ایک جگہہ کہڑی
رہے گی کیونکہ خطوط ج ن ص ع ف اور ل ہ د ی کو کوئی قوت نہین جس سے انحراف
زمین کا کسی طرف کو لازم آوے اور ظاہر ہے کہ جب دو جسم زمین مقابل ایک دوسرے کے
اس صورت سے واقع ہون اور ایک دوسرے کو اپنی طرف صرف ایک خط پر کہینچے اور دوسرے
تنافر کرے تو اگر زور قوائی دونو کا برابر ہوگا تو اپنی اپنی جگہہ پر کہڑے رہین گے ۔ اور یا
فرض کیا جاوے کہ آفتاب کے سارے جسم مین یہہ قوت جاذبہ ہے اسواسطے خطوط ج ن
ص ع ف کی کشش سے ایک طرف کو مائل ہو کر حرکت مستدیر کرتی ہے تو ہم کہین گے کہ
مقابل ج ن ص ع ف کے خطوط ق ل ہ د ی پر بہی برابر اوسیطرح کی قوت جاذبہ موجود
ہے پس جب دونو طرف خط الف کے کشش قوت جاذبہ کی برابر ہوئی تو ایک طرف کو میل
کرنا اوس کا ہرگز ممکن نہین کیونکہ دونو طرف الف کے جسم آفتاب کا برابر ہے اور برابر
جسم مین قوت بہی برابر ہووے گی اور برابر کا برابر پر غالب ہونا ممکن نہین کشش اوس حالت
مین کارگر ہوتی ہے کہ جب ایک شئے دوسرے سے زیادہ زور اور قوت رکہتی ہو پس بطور

مقابلہ اور بازریدکے حرکت مستدیرہ زمین کو نہین ہوسکتی — اب دوسرے واضح ہے کہ
علم حکمت کی اسواسطے وضع ہوی ہین کہ ہرایک شے کی ماہیت بقدر طاقت بشری کے معلوم
کرسکین پس جب ماہیت اشیاسے واقفیت نہ پیدا ہوسکے اور ہرایک امر اور ہرایک دعوے
کو بلادلیل چھوڑا جاوے تو پھر اسقدر دردسر کی کیا حاجت ہے صرف مانند کتب مذہبی کے
خدا کی قدرت اور اپنی لاعلمی کا حوالہ دیدینا سب سے بہتر ہے طرفہ تریہ ہے کہ حکماے فرنگ
نے بڑے زور شور سے اس ہیئت کو مقبول کیا اور عمدہ جانکر شایع کیا پھر جس قدر اصول
اوسکے ہین اون مین سے کسی پر بھی برہان قائم نہین کرسکے مثلاً وہ کہتے ہین کہ زمین ابتدا
مین خداتعالے نے بناکر پھینک دی اور ایک طرف کو چلی جاتی تھی کہ آفتاب آگے سے سامنے
اوسکے آگیا اسواسطے جب قوت جاذبہ آفتاب نے اپنی طرف کشش کی اور زمین کا زور خط مستقیم پر
براہ خود جانا چاہتا تھا اسواسطے گردش گرد آفتاب پیدا ہوگئی سو دیکھیے کہ ان دونو امر پر کوئی دلیل نہین
نہ اس امر کی کہ زمین اول کس طرف سے آئی اور کدھر کو جاتی تھی اور وہ آنا اوس کی تاثیر اور کس
قوت سے تھا — اور نہ اس امر پر کوئی برہان ہے کہ آفتاب کی قوت جاذبہ کس طرح ثابت
ہوئی اور کسطرح اوسپر تیقن ہوسکے — زیادہ تر تعجب یہہ ہے کہ پھر گردش زمین کی گرد آفتاب
ایک دائرہ پر نہین بتلاتے کیونکہ اگر دائرہ پر کہین تو قرب اور بعد آفتاب کا جو ہمیشہ ان تابستان
اور زمستان مین مشاہدہ ہوتا ہے اوس کا کوئی جواب بن نہین آتا اسواسطے لاچار ہوکر

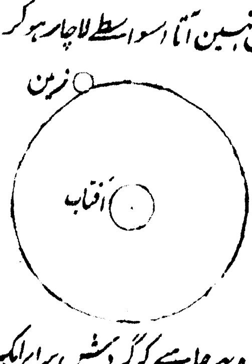

گردش زمین کی گرد آفتاب بشکل بیضوی
فرض کی ہے اسطرح پر
پس نہایت تعجب یہہ ہے کہ جب قوت جاذبہ
آفتاب مین فرض کی تو وہ بہرحال سب اطراف
اوسکے مین یکسان ہوگی علے ہذا القیاس زمین کی قوت متنفرہ پھر چاہیے کہ گردش برابر ایک
دائرہ پر ہو کسی طرف کم و بیش نہو دوسرے آفتاب مین ایک طرف قوت جاذبہ زیادہ اور

ایک طرف کم ہونے کی کوئی دلیل نہین دے سکتے اور بعضی کتابون مین کہتے ہین کہ جسم آفتاب کا ایک طرف سے پولا اور ایک طرف سے خوب سخت ہے اسواسطے بجانب پولائی کے قوت جاذبہ کم ہے لیکن اسکا بہی کچہہ ثبوت نہین — اور بیضوی شکل مین بہی ایکطرف سے زمین آفتاب کے بہت نزدیک اور ایک طرف سے زیادہ دور بتلاتے ہین — اور جب نہایت نزدیک ہوتی ہے توچاہیے کہ قوت جاذبہ آفتاب بسبب قرب کے زیادہ تر کارگر ہوگی اوسکو کہینچ لیوے — اس کا بہی کچہہ جواب شافی نہین دے سکتے — ایک مثال پتنگ کے ہولارے کی دیا کرتے ہین کہ اوسی طرح زمین بہی ہولارا ہوتا ہے وہ محض نادانی کی مثال ہے کیونکہ پتنگ مین جو باعث مثل ہوا اور بوجہہ وغیرہ کے ہوتے ہین وہ زمین اور آفتاب مین بدین صورت پائی نہین جاتی اور نہ کسی طرح یہہ مثال اوسکی ہوسکتی ہے — اب کوئی دانا آدمی کہہ سکتا ہے کہ زمین بلا وجہ گرد آفتاب کے پہرتی ہے اور گردش بہی بیضوی ہے اور کبہی نزدیک ہوجاتی ہے کبہی آفتاب سے دور چلی جاتی ہے اور ان سب امور کے کوئی باعث نہین ہین ہان اگر ایک آدہے امر کی دلیل نہو باقی سب دلائل سے ثابت ہوجاوین تو البتہ آدمی مان سکتا ہے نہ کہ سب مسائل بے برہان اور ساری باتین بے دلیل مان لی جاوین — تعجب پر تعجب یہہ ہے کہ بعضے کم عقل اور کم فہم واسطے سمجہانے اور بہکانے عام لڑکون کے یہہ دلیل واسطے عدم گردش آفتاب اور سیر زمین کے لایا کرتے ہین کہ آفتاب بڑا ہے اور زمین چہوٹی اسواسطے لازم ہے کہ چہوٹی چیز بڑی چیز کے گرد پہرے کیونکہ کباب گرد انگیٹہی کے پہرایا جاتا ہے اور کوئی دانا انگیٹہی کو گرد کباب کے نہین پہیرتا — سبحان اللہ یہہ کیا دلیل حکیمانہ ہے جسپر احمق بہی ہنسا کرتے ہونگے کسواسطے کہ اس بزرگ نے یہہ نہین سمجہا کہ سبک چیز کا اوٹہانا اور بہاری چیز کا قائم رکہنا انسان کسواسطے اختیار کرتا ہے اور اوس کا سبب کیا ہے — اگر ذرا سا بہی سوچ کرتا تو سمجہہ سکتا کہ آدمی صرف بسبب زیادہ ہونے بوجہہ کے بڑی چیز کو نہین اوٹہاتا اور چہوٹی چیز کا بوجہہ کم ہوتا ہے اسواسطے اوسکو

اوٹھانا پسند کرتا ہے ۔ کیون کہ اپنا آرام سب سے انسان مقدم سمجھتا ہے ۔ پس زمین
اور آفتاب کی گردش مین جنکو نہ کوئی اوٹھائے ہوئے ہے اور نہ کوئی ہاتھہ پر پہیرتا ہے
جسکو بوجھہ کا ڈر ہو یہہ دلیل کس طرح صادق آسکتی ہے خدا نے کچھہ اپنے ہاتھون پر زمین یا
آفتاب کو نہین اوٹھایا ہوا کہ وہ بوجھہ سے ڈرنا ہلکے کو اوٹھانا اور پہیرنا فرضاً اگر اوٹھایا بھی ہوتا
تو وہ انسان کی طرح کمزور اور بے طاقت نہین کہ ایسے ایسی سہولتون کی طرف خیال
فرماتا پس جب فکر بوجھہ کا نرا تو بہاری اور ہلکے کا اوٹھانا اور پہیرنا برابر ہو گیا کیون کہ جب
سبب نرہا تو مسبب خود نہو گا ۔ اور قوت جاذبہ جو زمین مین فرض کرتے ہین اوس کا بھی یہی
حال ہے ۔ اوسکا ثبوت بھی محال ہے مگر اس کتاب مین اوسکی کچھہ ضرورت نہین ۔
طرفہ تر یہہ ہے کہ آفتاب کو جو ایک طرف سے پولا بتلاتے ہین اور اپنے خط محور پر گردان
بھی کہتے ہین تو ہمیشہ پولا اور سخت طرف متبدل ہونے لو لازم پکڑے گا اور اسی سبب
حرکت زمین مین بھی قلت اور کثرت واقع ہونی لازم آوے گی اور نیز معائنہ خورشید سے
چاہیئے کہ حالات اوسکے متبدل نظر آوین سو یہہ مشاہدہ سے غلط معلوم ہوتا ہے کیون کہ آفتاب
ہمیشہ یکسان نظر آتا ہے ۔ حرکات خمسہ متحیرہ کی ہرگز نہین چاہتے ہین کہ زمین پہرتی ہوگی
اور جو حکماے فرنگ آفتاب و دیگر کواکب کو شموس قرار دیکر عدم حرکات اونکے کے قائل ہین
اور گرد ایک ایک شمس کے کئی ستیارون کو گردان بتلاتے ہین اسکی تردید تو بہت ہی
آسان ہے اول تو یہہ بات صرف خیالی ہے ثبوت اسکا کچھہ نہین جسکی تردید کی جاوے
لیکن چون کہ اونہون نے ہر ایک کتاب مین اس قول کو درج کیا ہے اور عقیدہ اون کا
اسپر پختہ ہو گیا ہے اسواسطے چند کلمات بخاطر ان لوگون کے جو اون کتب کو دیکھکر
جلدی یقین کر لیتے ہین لکھے جاتے ہین ۔ واضح ہو کہ اگر کواکب بجائے شموس ہون اور
چند ستیارے گرد اونکے گردش مین مصروف تو لازم ہو کہ ہمکو اکثر ستیارے اپنے اپنے
مکانون کو چھوڑ طرف کم و پیش گردش کرتے نظر آوین اور کبھی ایک شمس کی جانب راست

کبھی جانب جنوب اور کبھی جانب شرق کبھی جانب غرب کبھی جانب بالا کبھی جانب زیر نظر آوین اور بصورت نیچے اور اوپر مقابلہ ہونے کے لازم ہووے کہ اون وقتون مین ہماری نظرون سے بطور کسوف اور خسوف کے چھپ جایا کرین چنانچہ ایک شمس کی مع سیارون کے ہم اس جگہہ صورت لکھتے ہین

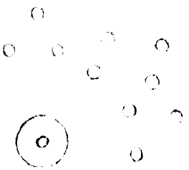

معلوم کرو کہ جب یہہ سیارے جو گرداگرد شمس کے گردش کرتے ہین ہمکو ہمیشہ ایک ہی حالت مین کبھی نظر نہ آوین گے چاہیے کہ کبھی کسیطرف کبھی کسی طرف نظر آوین حالانکہ یہہ بات بدیہی البطلان ہے کیونکہ جمیع کواکب ہر رات اور دن مین خاص اپنے اپنے مکانات پر نظر آتے ہین الا بعض ثوابت اپنے مکانات اصلی سے جو اہل ہیئت زمانہ سابقہ نے اپنی کتابون مین لکھی ہین کچھہ کچھہ تغیر کر گئے ہین سو اوس سے گردش اونکی گرد شمس ثابت نہین ہوتی گردش گرد شمس تو جسطرح ہووے اوسی طرح ایک تغیر عظیم کی خواہان ہوتی ہے کہ موافق اپنے اپنے دورہ کے ہمیشہ ہوا کرے سو یہہ بات ثابت نہین ۔ قطب شمالی کے قریب جو ایک ستارہ بنام قطب مشہور ہے

ہکذا صورتہ

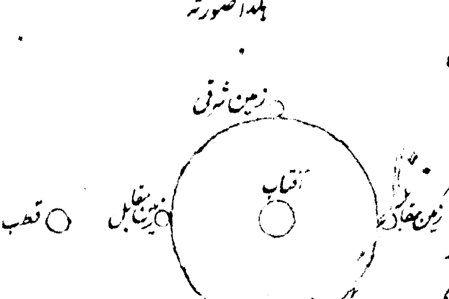

اوسکا ہمیشہ ایک ہی فاصلہ اور ایک ہی جانب پر نظر آنا گردش زمین کو باطل ٹھیراتا ہے اگرچہ ایک فاصلہ پر رہنا گرد شمس مین امتناع نہین ہوتا مگر ایک ہی سمت پر رہنا ضرور یہہ چاہتا ہے کہ زمین ایک ہی مکان پر رہتی ہے ورنہ لازم آتا کہ قطب سال بھر مین کبھی تھوڑا سا ایک بار جانب شرق اور کبھی تھوڑا سا ایک بار جانب غرب اور دو بار میانہ

شرق اور غرب کے مقابل زمین کے معلوم ہوا کرتا - جیسا کہ آخر شکل صفحہ ۱۲ سے ظاہر ہے
اس صورت سے واضح ہوتا ہے کہ سال بھر مین زمین دو بار قطب کے مقابل ہوا کرے ایک مرتبہ کے مقابلہ مین قطب جانب بالا اور ایک مرتبہ مین جانب پائین معلوم ہوا کرے اور دو حالت بُعد مین ایک مرتبہ جانب غرب اور ایک مرتبہ جانب شرق نظر آیا کرے ـــ اور یہہ صورت تحریر مین ایک دفعہ زمین کو بحالت جوف دور قطب سے لے جاتی ہے لیکن چونکہ زمین آفتاب کے اوپر نیچے سے شرقی غربی دورہ کرتی ہے اور یہہ صورت دیکھنے کو دورہ شمالی جنوبی دکھلاتی ہے اسواسطے وہ شبہہ نہین آتا اسکو گردش شرقی غربی نیچے اوپر آفتاب کے سمجھنا چاہیے
اور جو دلیل مسند کے پانی کی لایا کرتے ہین کہ بحالت عدم حرکت زمین چاہیے کہ خط استواسے جانب خطوط شمالی کے جو بنسبت خط استوا کے پست ہین رجوع کرے ـــ یہہ عین نادانی ہے کیون کہ اول تو پستی اور بلندی خطوط صرف ایک شے نسبتی اور اضافی ہے ساکنان جانب شمال کو خط استوا اپنے سے اونچا معلوم ہوتا ہے اور ساکنان خط استوا کو خط جانب شمال و جنوب کے دیکھنے مین سے اسی طرح سے اونچے معلوم دیتے ہین پس فی الحقیقت پستی اور بلندی کرہ مین کچھہ ہوتی نہین ہر ایک جگھہ بہ نسبت اپنے اونچی ہے اور اوسکی نسبت دوسرے اطراف پست معلوم ہوتے ہین پس جس جگھہ مین خدا تعالےٰ نے اول سے پانی کو قایم کیا ہے اوسی جگھہ رہتا ہی اور وہ پانی روان نہین جو کسی طرف کو چلے صرف ایک جگھہ پر کھڑا ہے ـ دوسرے جس حالت مین ہوا اور آگ و دیگر کرویات نے اوسکو گھیرا ہے تو جنبش اوسکا ممکن نہین ـــ اور نیز اگر گردش زمین کی سبب قیام پانی کا ٹھہرائی جاوے تو لازم آویگا کہ ایک سمت کی گردش سے پانی کا زور جانب زمین کے ہوا کرے اور جب خلاف اوسکے گردش دوسری جانب کی ہو تو پانی زمین کو چھوڑ کر دور جا پڑے اور دکھہ زمین کا اوسکو اپنے سے الگ کرکے پھینک دیوے کیونکہ پانی کے دوسری طرف کوئی شے روکنے والی نہین جس طرح ایک طرف زمین روکنے والی ہے مثلاً جب پانی کو لوٹے مین بھر کے لوٹے کو کسی رسی مین ڈالکے گھمایا جاوے تو

وہ پانی اوپر نیچے جانے سے گرتا نہین کیون کہ ایک طرف سے دہکا ہوتا ہے دوسری طرف
سے تلہ یعنی پیندہی لوٹے کی روکتی ہے لیکن جب پیندی لوٹے کی نہووے تو ضرور وہ
پانی ایسی گردش مین دور جا پڑے اگر کہا جاوے کہ جو گردش آفتاب گرد محور اپنے کی کرتا ہے
بسبب اوس گردش کے زمین کو بھی ایک گردش گرد محور اپنے کے حاصل ہوتی ہے کیون کہ
اجزاے جاذبہ آفتاب جسقدر محاذ زمین سے منتقل ہوتے جاتے ہین اوسی قدر اجزاے
منجذبہ زمین بھی ہمراہ اونکے منتقل ہوتے ہین ۔ تو یہ شبہ معاینہ شکل اول مندرجہ رسالہ
ہذا اور خطوط جاذبہ کرہ آفتاب کے جو زمین کی طرف پر گرتے ہین خود رفع ہوسکتا ہے جب غور
کیا جاوے جذب اور کشش اون خطوط کو جمیع اطراف آفتاب سے بتامل دقیق کیون کہ اجزاے
جاذبہ ایک کرہ کے اجزاے منجذبہ دوسرے کرہ کو اوسحالت مین حرکت دے سکتے ہین کہ جب
قوت صرف ایک جانب کرہ جاذبہ کے ہووے اور دوسری طرف سے جسم اوسکا قوت جاذبہ سے
خالی ہووے ۔ چنانچہ اکثر ناواقف لوگ جو مثال گیند اور انگلی کی دیا کرتے ہین یا گوپیا کی
وہ اسی قبیل سے ہین جنکے ایک طرف قوت جاذبہ کا زور ہوتا ہے اور باقی اطراف قوت
جاذبہ سے بالکل خالی ہوتے ہین ۔ لیکن جس صورت مین کہ اجزاے جاذبہ ایک کرہ کی چارون
طرف مساوی ہووینگے اور اجزاے منجذبہ دوسرے کرہ کے تو گردش کرہ اول سے
گردش کرہ ثانی کی ہرگز لازم نہ آوے گی ۔ کیون کہ صاف ظاہر ہے کہ جس قدر اجزاے
جاذبہ محاذ کرہ منجذبہ سے منتقل ہوجاوینگے اوسیقدر اجزاے جاذبہ پیچھے سے اور آتے
جاوینگے اور بسبب تساوی زور اجزاے جمیع اطراف خصوصًا اجزاے متقابلہ زمین
کے زمین کو ہرگز حرکت نہوگی کیون کہ جس قدر اجزاے جاذبہ دوری پذیر ہوتے جاوینگے
وہ مقابل ہوتے جاوینگے اجزاے منجذبہ طرف ثانی زمین کو اور جب وہ اوسطرف
کوشش کرینگے اور دوسری طرف اپنی طرف کو اور محاذ اپنی طرف کو تو لامحالہ قیام
زمین کا صرف ایک جگہہ پر اور قرار اوسکا اپنے مرکز پر لازم آوے گا ۔ دیکھو اصول

19349

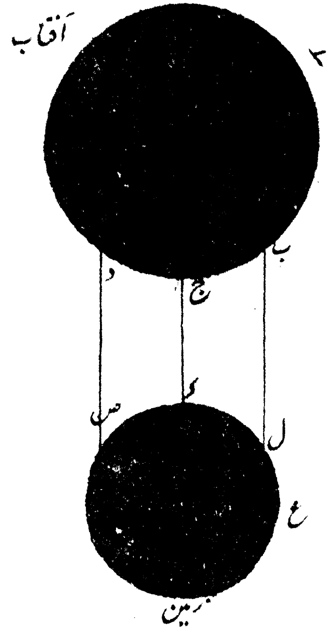

واضح ہے کہ جب ب ج د قوت جاذبہ مساوی سے تو ب اپنی طرف کوشش کرے گی اس سے
حرکت گرد محور ہونے کا احتمال ہوگا اور جب ج کشش کرے گا تب سے بہی وہ احتمال باقی ہوگا
لیکن جب د اجزای متقابلہ زمین کو طرف ص سے کشش کرے گا تو کشش ب اور ل کی مساوی کشش
د اور ص کے ہو جاوے گی اور ج ک کے پہلے ہی مساوی ہے اس صورت مین ہرگز احتمال حرکت گرد محور کا
رفع ہوتا ہے ہان اگر کہا جاوے کہ تارا سے اجزا سے قوت جاذبہ کی کشش باہر سے جا کر فراخ
ہوتی جاتے ہین کیونکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب کرہ سے خطوط مستقیم باہر لگائے جاوین تو منبع انکی
متصل یک دگر ہووے گی اور سر بیرونی انکے جسقدر دور ہوتے جاوین گے اوسیقدر فاصلہ
انکا زیادہ ہوتا جاوے گا اس واسطہ کہ ہر ایک دو خط مین زاویہ پیدا ہوتا ہے اور ہر دو خطوط اطراف زاویہ
کو جسقدر طوالت ہوتی ہے اوسیقدر بعد

[illegible]

وہذا صورتہ

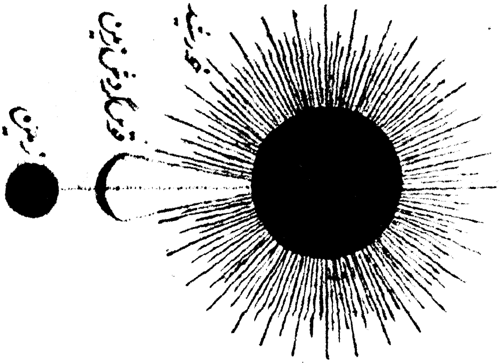

تو اس سے صرف اسقدر شبہہ لازم اویگا کہ جب ایک خط جسکو ڈنڈا چھلا دولاب کا یا کنگرہ پہیہ چرخ کا
کا کہا جاوے محاذ زمین سے منتقل ہوگا اور وہ نزدیک تر ہوگا دوسرے خط لاحقہ سی تو پہر حال وہ
اپنی طرف کشش کرے گا لیکن جب خط ڈنڈہ لاحقہ کا اوسی قدر فاصلہ پر آجاویگا جسقدر فاصلہ
پر خط ڈنڈہ سابقہ کا گیا ہے تو پہر حرکت واپس کے لاحق ہوگی یعنی جسقدر آگے بڑہی تہی
اوسیقدر پیچہے کو ہٹ جاویگی اور پہر یہہ لاحقہ سابقہ ہو جاوے گا اور جو اس سے پیچہے ہوگا وہ لاحقہ
ہوگا وہ بہی یہی عمل کرے گا تو زمین گویا ایک چہوٹی قوس پر ہمیشہ آگے پیچہے ہوتی رہیگی اور ان
خطوط اور ڈنڈون کو مثل کنگرہاے پہیہ خراس یا پہیہ اندرونی گہڑی یعنی شیشہ ساعت یا دیگر
امثال اونکیکے خیال نہین کیا جا سکتا کیونکہ اون مین قسر اور ٹہوکر موجود ہوتی ہے جسکے
سبب دوسری چیز کو علے الاتصال مانند معدات کے حرکت دیتے ہین اور سابقہ اور لاحقہ نہین
وہ قسر اور ٹہوکر نہین ہوتی لیکن جب چارون طرف سے کنگرہ اور ڈنڈہ علے الاتصال فی زمان واحد
زور کرین تو ایک ڈنڈہ یا کنگرہ کا زور کارآمد نہوگا یہہ مثال اگرچہ ناقص ہے مگر واسطے سمجہانیکی کافی ہے
علاوہ بران جسطرح خطوط قوۃ جاذبہ کسی کہ کنگری شکل مرقومہ بالا مین تحریر ہوئی ایسی نہونی ممکن
نہین کیونکہ اونکا جسم طویل مانند چوب اور ڈنڈے کے نہین ہوتا اور نہ کثیف ہی بلکہ قوۃ جاذبہ ایک
چیز سے جب ظاہر ہوتی ہے تو پہیل جاتی ہے اور متصل یکدیگر ہو کر چلتی ہی اور آگے بڑہ کر منتشر
ہوتی جاتی ہے مانند شعاع نظر کے اور صورت اوسکی ایسے ہوجاتی ہے •

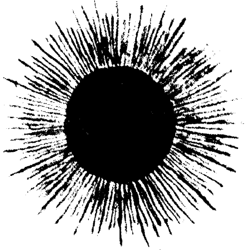

پہر اس صورتمین بہی وہی تساوی قواے جمیع اطراف کا شبہ لازم آویگا اور گردش کرۂ ثانی کی ممکن نہوگی — اور ایک گول چیز جب ساتہہ دوسری گول کے ملی ہووے تو البتہ اوسطرح کی گردش حاصل ہوگی کہ ایک کے برخلاف دوسرا چلیگا

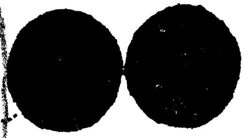

کیونکہ قسر ہوتی ہے ٹہوکر کی چنانچہ اسطرح دو لوٹے ہو وینگے اور آفتاب اور زمین مین ٹہوکر کوئی نہین صرف قوت جاذبہ اور منجذبہ ہے سو انکی یہہ مثال ہوسکتی ہے کہ ایک گول سنگ مقناطیس کا بنایا جاوے گرد سوزن گردان اور ایک طرف سامنے اوسکے ایک گولی آہنی برابر سوزن لٹکی رہن جاوے اور پہر گولہ مقناطیسی کو اسکے محور پر گہمایا جاوے تو وہ گولی آہنی سوزن دار صرف اپنی جگہہ پر کہڑی رہے گی اور ہرگز گردش نہین کرے گی کیونکہ جسقدر اجزاے جاذبہ گولہ مقناطیسی کے محاذ گولی مذکور سے منتقل ہوتے جاوینگے اوسیقدر پیچہے سے اور آتے جاوینگے لامحالہ اوسکو کشش صرف خط مستقیم پہ قصر الخطوط رہیگی اور خطوط طویلہ نواح خط قصیر کی قوت جاذبہ کا اثر نہوگی

نقل کرہ مقناطیس آغاز صفحہ ۱۹ مین درج ہے

۱ اور بعضون نے یہ بہی لکہا ہے کہ ہر کرہ جسکا مرکز ثقل اور مرکز حجم ایک ہو ضرور اپنے محور پر گردش وضعی طبعی کرتا رہتا ہے چنانچہ اس سبب سے بعضی حکما قائل گردش زمین کے گرد محور نیز جملہ ایسے سیارون کے ہوئے ہین لیکن یہہ دلیل علمانے مردود کر چہوڑی ہے اس صورت مین بہی یہہ قوت طبعی وضعی ہوسکتی ہے اور کوئی قسم نہین تفصیل ان سب اقسام کی مذکرہ اور اور رسالہ میر سید مین موجود ہے — اور جو آپنے سوال کیا تہا کہ حرکت گرد محور کس قسم کی ہوتی ہے واضح ہو کہ حکما مبدا میل حرکت کو دو قسم لکہتے ہین ایک مبدا میل مستقیم دوسرا مبدا میل مستدیر اور یہہ مبدا بہی ایک قسم قوت ارادی یا قوت طبعی یا قسری کا ہوتا ہے پس گویا حرکت مستدیر گرد محور آفتاب کے قسم طبعی کا ہے اور حرکت طبعی کو جو تفسیر تنفر عن غیر الملایم وتوجہہ الی الملایم کرتے ہین وہ قول ضعیف ہے کیونکہ حرکت طبعیہ الی غیر الملایم بہی ہوتی ہے ونیز غیر الملایم کو بعض نے مقید بزمانہ الموجود کیا ہے اوس سے بہی اکثر شبہات دفع ہوتے ہین فقط ۲ جو سوراخ سے زمین مین گاڑی جاوے تاکہ مقناطیس کی طرف گولی نہ چلی جاوے ایک جگہ سوراخ مین گرد سوزن گہومتا ہو تو خود کہومے ہے ہر شے

هذه صورته علی ما صورنا فی صورة الشمس والارض

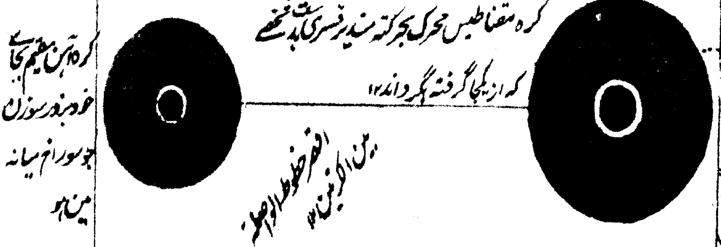

اور یہہ کام بہت آسان ہے سنگ مقناطیسی ہر جگہہ موجود ہے جسکو ظن ہو تجربہ کرکے دیکھہ لیوے اور جاہے تو لوہے کی بہی نہایت خورد گولی سوراخدار بنا لیوے اور مقناطیس کا بہت بڑا گولہ واللہ علیم باسرار مخلوقاته وما العلم الا علمنا من کلمة رسوله الکریم علیه وعلی آله صلوة وتحیات فقط

حالت غیر مقابل اور مختفی کا نقشہ بتلایا جاتا ہے اور وہ یہہ ہے

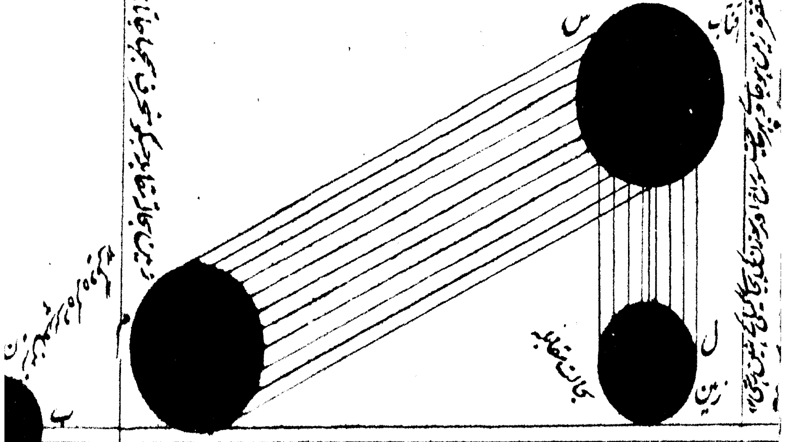

فرض کرو کہ س آفتاب ہے اور زمین کسی غیر طرف مختفی ہے تو دو حال سے پہر خالی نہوگی یا جب آفتاب کے گرد گہومنے کو آئی تو مثل کرہ ل سامنی اور مقابل آئی ہوگی اسصورت مین وہی اعتراض پہلا قایم ہو جاویگا اور یا خط ل ب کو ایک راستہ اور سڑک فرض کیا جاوی اور کہا جاوی کہ ل سے جانب ب کو یا ب سے جانب ل کو جاتی ہی تو پہر بہی جب آفتاب جس جگہہ ہے اوسکو

نمودار ہوگا اوسی جگہہ سے مقابل بہی جاویگی اور وہین سے خطوط قوت جاذبہ بطور مذکورہ قسم اول
کشش کرینگے مثل کرہ م اور وہی اعتراض پہلا قایم ہوجاویگا۔ اور اگر بلالحاظ تقابل فرض کیا
جاوے کہ آفتاب سے پردہ ہے پردہ مین کسی طرح سے شکل ا ب پر مثل کرہ ن جلتی آئی تو جب خط
افصر پر مقابلہ مین بجاے م یا ل آویگی تب بہرحال وہی پہلی صورت بن جاویگی اور وہی اعتراض
قایم رہیگا غرضکہ صرف وہی اعتراض تساوی قوت جانبین آفتاب کا بہرحال قایم رہنا ہی اوسکے
ثبوت کو صرف ایک پہلی شکل کافی تہی لیکن چونکہ مینے زبانی اکثر انگریزی خوانون اور عیسائیون سے
گفتگو کی تو اونہین سے کسینے زمین کا سامنے ہونا اور کسینے تیز رفتار ہونا راستہ ل ب پر بلا دلیل اور
پہر برابر اگر گہومنا گرد آفتاب کے بتایا اور کسی طرح ثابت نکرسکے اسواسطے مینے یہہ سب صورتین درج
کردین ہان اگر کوئی قاسر دوسرا سواے قوت جاذبہ آفتاب کے دہکا دینے والا ایکطرف سے زمین
فرض کیا جاوے تو یہہ حرکت ثابت ہوسکے سو قاسر اور کوئی نہین اگر انگریز کوئی قاسر فرض
کرین تو اوسکا جواب بہی ہوسکتا ہے فقط وفوق کل ذی علم علیم ؃

اب واضح ہو کہ صاحب قول ثانی نے جو حرکت قسری زمین مین ثابت نہین کی صرف اسیواسطے
کہ قوت آفتاب قسر مین کارگر نہین ہوسکتی ورنہ اکثر کم فہمون کو اس رسالہ کے معائنہ سے یہہ
شبہ ہوتا ہے اسواسطے یہہ رسالہ گویا تتمہ اوس رسالہ کا بہی ہوگیا ہے واللہ علی کل شئ قدیر فقط
اب اسقدر تقریر سے یہہ بہی ثابت ہوگیا کہ زمین حرکت وضعی گرد محور اپنے کے نہین کرسکتی کیونکہ
اگر خطوط قوت جاذبہ آفتاب صرف ایک طرف ہون تو حرکت وضعی گرد محور کے ہوسکے
لیکن جب خطوط قوت جاذبہ آفتاب دونو طرف سے مساوی اگر زمین پر پڑتے ہین تو وہ
بسبب تساوی قوت جانبین کے حرکت وضعی بہی زمین کو نہین کرنے دیوینگے ورنہ
نقص اور ازدیاد قوت جاذبہ آفتاب کا ہر دو جانب مین پایا جاوے گا سو وہ باطل ہے اور
ایک دلیل بطلان قوت وضعی کی پہلے آچکی ہے فقط واللہ اعلم باسرار مخلوقاتہ تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ تکمیل الجمال بحرکۃ الارض منقول از اصل مسودہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ ۶ ماہ صفر المظفر ۱۳۱۰ ہجری کو نقل ہو کر طبع تمام ہوا